بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

چہ گویم باتو گرانی چہا در قادیان ہین	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹	دوا ہین شفا ہین غرض دار الامان ہین
سلسلۂ الجدید جلد ۱	جمعۃ المبارک	سلسلۂ القدیم جلد ۴
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست سے

معاونین عہ

برضائے صہ

خود ے

عام قیمت عَلِہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی مذہب نہین ایسا کہ نشان دکھلاوے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
اور دینون کو جو دیکھا تو کہین نور نہ تھا
تھک گئے ہم تو انھین باتون کو کہتے کہتے
آؤ۔ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
مصطفیٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جان کو مدام
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم مین
مور د قہر ہوئے آنکھ مین اغیار کے ہم
گالیان سن کے دعا دیتا ہون ان لوگونکو
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
شان حق تیرے شمائل مین نظر آتی ہے
چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات

کوئی دین دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
ہر طرف دعوٰون کا تیر چلایا ہم نے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے
اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
لاجرم غیرون سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
جب سے عشق اس کا تہ دل مین بٹھایا ہم نے
رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری رہ مین اڑایا ہم نے
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

ہم نے تیرا اُمم تجھسے ہی اے خیر رسل
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
مدح مین تیری ہی وہ گائی مین جو گایا ہم نے
شور محشر ترے کوچہ مین مچایا ہم نے

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت کرتے ہین۔

ہاتھ مین ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۳۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربّی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربّی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳۔ استغفر اللہ ربّی من کل ذنب و اتوب الیہ۔

ربّ انّی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانّہ لا یغفر الذنوب الّا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ رسید مژدہ کہ آن یار دل پسند آمد
رسید مژدہ کہ دیوار از میان برخاست

۱۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم واعطیک ما یدوم

رؤیا۔ ایک شخص نے مجھے کو تین کی ایک کوری ٹنڈ میں ٹھنڈا پانی دیا۔ پھر الہام ہوا۔ آب زندگی۔ اس کے بعد الہام ہوا۔ قل میعاد ربک۔ پھر الہام ہوا۔ خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا گئی۔

رؤیا۔ خواب میں دیکھا کہ ایک تیغہ ہے وہ الٹا ہو گیا اس پر زرلفت کا کام کیا ہوا ہے۔ دو کا گا نظر نہیں آتا۔ ۱۹۔ اکتوبر۔ لا تقوموا والنفعۃ الا معہ۔ لا تقردوا موردا الا معی۔ انی معک ومع اھلک (فقط)

سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب بعد مدت چھ سال بہت سا بلادون میں سے گذر کر حضرت کی زیارت کے واسطے قادیان پہنچ گئے ہیں اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی بھی داخل دارالامان ہو گئے ہیں

حکیم فضل الدین صاحب جن پرائیویٹ کاموں کیواسطے بھیرہ گئے تھے۔ ان کو ایام رخصت حاصل کردہ میں پورا نہ کر سکے۔ مگر چونکہ حضرت نے ان کی درخواست زیادہ رخصت کی منظور نہ فرمائی۔ اس واسطے وہ تاکیدی حکم پاکر اپنی دو بیویوں کے ساتھ واپس قادیان پہنچ گئے۔ ان کی خط و کتابت حسب معمول قادیان آنی چاہیئے۔

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ حکیم ڈاکٹر نور محمد صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ۔ میاں معراج الدین صاحب پروپرائیٹر بدر۔ نواب چراغ الدین صاحب۔ میاں سراج الدین صاحب۔ میاں عبد العزیز صاحب۔ یہ سب دوست لاہور سے۔ اور دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی ہر دو بیویوں کے واسطے مناسب ماہوار چندہ چند احباب نے مل کر دیا ہے۔ اس چندہ کو زیادہ توسیع دینے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

یادگار۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تحریک سے تجویز ہوئی ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ایک مدرسۃ القرآن قائم کیا جاوے۔ جس کے واسطے ایک لائق قاری منگوایا جائے مرحوم کو قرآن شریف کے ساتھ خاص محبت تھی۔

اطلاع۔ چندہ لنگر کے تمام منی آرڈر براہ راست حضرت کے نام آنے چاہئیں۔

ترک ویدیزم

آریہ مت کے ایک واعظ بابو جگمبا پرشاد صاحب ورما آنریری اپدیشک آریوں کے اصلی حالات سے متنفر ہو کر مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ اور ان کا نام شیخ عبد العزیز صاحب رکھا گیا ہے۔ شیخ صاحب موصوف نے اپنے حالات کے متعلق اور آریوں پر چند سوالات درج کر کے ایک رسالہ مختصر شائع کیا ہے جسکی قیمت ۱ ہے۔ اور ایک بڑی کتاب آریوں کے متعلق لکھ رہے ہیں۔ چونکہ آریہ اخباروں کی عادت ہے۔ کہ ایسے شخص کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واسطے میں مناسب جانتا ہوں۔ کہ شیخ صاحب موصوف کے چند کلمات ان کے سوانح کے متعلق ذیل میں درج کردوں۔

"میں اپنے سولھویں سال میں آریہ سماج میں داخل ہوا تھا۔ اور اب بتیسویں سال میں میں نے اسے ترک کر دیا ہے۔ اور اسلام مذہب کو قبول کر لیا ہے۔ ۔ ۔ آریہ سماج میں داخل ہونے کی تو وجہ یہ تھی۔ کہ ہندوں کے پرانوں بھاگوت شیو پران وغیرہ میں بہت سی باتیں ایک دوسرے کے خلاف اور بیہودہ بھری پڑی ہیں۔ ۔ ۔ میں نے ان دنوں ستیارتھ پرکاش کو صرف سرسری نظر سے دیکھا۔ ۔ لیکن جب بہت عرصہ کے بعد مجھے یہ معلوم ہوا کہ آریہ سماج کے ممبران کتاب ستیارتھ پرکاش کی بہت ہی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ اور تمام اصولوں کے ذمہ وار اُسی کتاب کو قرار دیتے ہیں۔ تو میں نے اسے بغور پڑھنا شروع کیا اور پھر بھی مجھے کئی طرح کی شنکائیں پیدا ہونے لگیں۔ مگر اس کی کچھ پروا نہ کی۔ گذشتہ سال میں اس کتاب کا امتحان کا ہونا قرار پایا تھا اور میں بھی اس میں شریک ہوا تھا پس جب میں اس امتحان کی طیاری کر رہا تھا تو مجھے یہ یقیناً معلوم ہو گیا کہ شری سوامی جی دیانند سرستی مہاراج نے کہیں پر شرتی کا بھاشیہ ایسا پیش کیا ہے۔ جو لفظی معنی سے خلاف ہے۔ کہیں ایسے پرمان منوسمرتی کے پیش کئے ہیں جو اپنی اصلی جگہ پر کچھ اور ہی مطلب رکھتے ہیں اور سوامی جی نے کچھ اور ہی مطلب نکال لیا ہے کہیں اپنی ذاتی رائے کو ایسے الفاظ میں پیش کر رہے ہیں۔ کہ پڑھنے والوں کو یہ خیال ہو جاتا ہے۔ کہ یہ ویدوں سے ہی نقل کیا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ باتیں معلوم کرنے پر میں نے اس امتحان کے ادھشٹھاتا جی کو ایک خط ارسال کیا جس میں اسی قسم کی ایک شنکا تحریر کر کے درخواست کی۔ کہ ایسی ایسی بکثرت شنکائیں ہیں کرکے سمادھان چاہتا ہوں۔ مگر آج تک اس خط کا جواب مجھے نہ ملا اس کے علاوہ کئی معزز سنسکرت دان پنڈتوں کو بھی خطوط ارسال کئے جنمیں سے کسی کا جواب نہ آیا۔ سوا پنڈت تلسی رام سوامی صاحب میرٹھ کے (جس کا ریویو کیا جائیگا) اور آریہ سماجی اخبارات سے جو کچھ لکھا پڑھی ہوئی وہ بھی پبلک پر ظاہر کی جاویگی۔ ۔ ۔ ۔ میں نے کئی بڑے مشہور و معروف معزز آریہ صاحبان سے یہ سوال کیا۔ کہ جب کہ آپ کے دس نیموں میں سے ایک نیم یہ ہے۔ کہ ستیا کا گرہن کرنا اور استیہ کا تیاگ کرنا ہمارا مکھیہ نیم ہے۔ تو میں دریافت کروں کہ مجھے حل سے بتلائے۔ کہ اب تک یہ ایک بھی ایسی بات آریہ سماج کے موجودہ اصولوں میں یا ستیارتھ پرکاش کی تحریرات میں نہیں ملی جسکا تیاگ کرنا ہمیں اس نیم کو مدنظر رکھکر ضروری ہوا ہو ہم دعوی تو عوام میں یہ پیش کرتے ہیں کہ تمام سنسار کے مذہبوں کو دعوت دیجاتی ہے کہ وہ جس اصول پر چاہیں بحث کر لیویں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ کچھ ایسی ہی باتیں موجود ہیں۔ جن کے باعث ہم کو ضرور نیچا دیکھنا پڑیگا اور اس فضیحت سے ہم اسی وقت تک بچے ہوئے ہیں کہ جب تک ہمارے مخالفین علم سنسکرت کو نہیں جانتے۔ یا جبتک وہ ہماری کتابوں کو بغور پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے پس کیا ہمکو نہ چاہئیے کہ ان تمام خرابیوں کو جو ابھی تخم ریز کی شکل میں ہیں اور آئیندہ بہت موٹے جڑدار درخت بن جائیں گے بالکل نیست و نابود کر دیویں اس پر مجھے بالکل کورا جواب ملا کہ ایسا کرے کون؟ ہاں اگر کوئی ہاں میں ہماری یوگی سوامی جی ہی کی مانند آجاوے۔ تو البتہ موجودہ خرابیاں رفع ہو سکتی ہیں ورنہ مرض لاعلاج ہے۔ ۔ ۔ ناظرین میرا ذاتی تجربہ ہے کہ آریہ سماج کے ممبران کی یہ عام عادت ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص انکے سماج کو بوجہ تبدیل خیالات ترک کر دیتا ہے تو اس کے بارہ میں یہ مشہور کرنے لگتے ہیں کہ اس نے ضرور کسی لالچ سے ایسا کیا ہے یا اور کوئی ایسی بات ہے۔ ۔ ۔ پس میرا خیال ہے کہ شاید مجھکو بھی کچھ نہ کچھ انعام آریہ سماجی بھائیوں کی طرف سے ضرور ملیگا جس کے لئے میں پہلے سے ہی انکا مشکور ہوتا ہوں اپنے انصاف پسند آریوں و دیگر صاحبان کی واقفیت کے لئے اسقدر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ۔ ۔ صاحبان! آپکو معلوم ہو کہ جو موروثی جائداد اسوقت میری خاندان میں موجود ہے اور جسکا وارث میرے سوا اور کوئی نہیں رہ گیا ہے اس پر ہندو قانون کے مطابق بوجہ تبدیل مذہب کے اب میرا کوئی حق نہ رہجاویگا حسب ذیل باتوں کی جو صاحب چاہیں تحقیقات کر سکتے ہیں میرا مکان شہر الہ آباد محلہ اترسویا میں ہے اور میرا والد منشی سورج پرشاد صاحب سابق داروغہ جیل خانہ متھرا ۲۲۔ دسمبر ۱۹۰۲ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں اور میرے بھائی صاحب بابو درگا شنکر صاحب [illegible] محکمہ ہائیکورٹ الہ آباد ۷۔ مارچ ۱۹۰۵ء کو بعارضہ طاعون فوت ہو گئے ہیں اس وجہ سے دادا پردادا کے وقت کا موروثی مکان و چند حصہ جات زمینداری موضع [illegible] وسلو کھرا وغیرہ جو غالباً پانچہزار روپیہ کی ملکیت ہوگی میری ذاتی موروثی جائیداد موجود ہے اور نیز میرے چچا زاد بھائی لالہ کیلاش شنکر صاحب زمیندار [illegible] موضع [illegible] پرگنہ [illegible] ضلع الہ آباد بھی بعارضہ طاعون [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۱۴- اکتوبر ۱۹۰۵ء روز جمعہ از مقام سیالکوٹ

انا للہ وانا الیہ راجعون

قدسیت مآب مسیحنا ومہدینا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل چار بجے شام کچہری سے واپس آتے پر منشی محمد اسماعیل صاحب کے کارڈ نے وہ خبر مجھ تک پہنچائی جس کے سننے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ حضور کے عاشق جانثار اور سلسلہ احمدیہ کے سچے خدمتگذار دوستوں کے پیارے غمگسار۔ فخر قوم مولوی عبدالکریم صاحب اپنی بیش قیمت اور قابل قدر زندگی کو ختم کر کے جوار رحمت الٰہی میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کو ان کی دوسری زندگی کے لئے ذخیرہ بنایا۔ میرے ساتھ مولوی عبدالکریم کی بے اندازہ محبت اور الفت دیرینہ کے تعلقات باور نہیں کراتے کہ میں ان کے فوت ہو جانے کی خبر کو دل میں جگہ دوں اور یہ سمجھوں کہ وہ عزیز اور مکرم وجود ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور صفت غفاری کا تقاضا ہے۔ کہ ہمارا دین و دنیا میں خیرخواہ وجود ہماری آنکھوں سے نہاں ہوا۔ خدا کے کام تو نہ کبھی رکے ہیں اور نہ رکیں گے۔ مگر مولوی عبدالکریم صاحب کی ملاقات کے واسطے اب ہم کو اور عالم کا انتظار ہے۔ اس عالم میں تو وہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ کل نماز عشاء کے بعد قریباً دو سو احباب کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی ہے۔

عجیب خوش نصیب انسان تھا۔ کہ خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی خدمتگذاری میں جان دی۔ اور حضور کی پاک دعاؤں کا ذخیرہ ہمراہ لے کر چار اسافر باساز و سامان دنیا سے رخصت ہوا لوگ کہتے ہیں کہ دنیا سے کوئی کچھ نہیں لے جاتا۔ وہ دیکھیں۔ کہ ہمارا مولوی عبدالکریم ہمارے پاک مسیح کی سچی اور صدق و اخلاص کے خدمات کی کس قدر سرٹیفکیٹ ہمراہ لے گیا۔ وہ دین احمد کا غمخوار اور قرآن کریم کا عاشق زار اور اپنے مسیح کا جانثار خدمتگذار قوم کے درد مند دلوں کی دعائیں بے انداز اپنے ساتھ لے گیا باطل کا سر کچلنے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتا تھا اور اسی دھن میں لگا رہتا تھا کہ باطل کو شکست ہو اور حق کی فتح کا نقارہ بجائے اسی دھن میں اس نے جان دی اور آخری دم تک اس کی زبان سے اسی شوق کا اظہار ہوتا رہا۔ وہ اپنے پیارے اور خدا کے مرسل مسیح موعود کے مشن کے لئے ڈنکے کی چوٹ سے منادی کرنے والا ٹھہرا۔ اس کی قلم و زبان کی طاقت کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ظاہر کیا۔ اور اس نے خدا کے اس فضل سے پورا حصہ لیا۔ وہ اپنی پاک تحریرات کی روحانی اولاد کو قوم کا لیڈر کہلا کر آئندہ نسلوں کی رہبری کے واسطے باقی چھوڑ گیا اللہ تعالیٰ نے اس کی پاک روح پر بہت فضل کیا اور اس کی مطہر روح کی خوشبوئیں دور دور تک پھیلیں۔ اے ہمارے پیارے مسیح وہ تیری کامل خدمت گذاری کا ہم میں ایک نمونہ تھا اے خدا کے مرسل تو دعا کر کہ مولوی عبدالکریم کے نقش قدم پر چلنے والی بہت سی روحیں تیرے خادموں میں پیدا ہوں۔ اے خدا ہم اپنے بھائی کے حق میں تجھ سے دعا مغفرۃ کرتے ہیں۔ وہ ہم سے جدا ہو گیا۔ اور تیرے حضور میں بلایا گیا ہم نے اس کی جدائی میں آنسو بہائے اور ہم اس کے غم میں روئے۔ وہ بہت سے امور خیر اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ اور ہم سوائے نیکی کے اس سے کچھ یاد نہیں رکھتے۔ ہمارے مولا کریم ہماری جانوں پر رحم کر۔ اور ہم کو اسی طرح آخیر دم تک اپنے مرسل مسیح موعود کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔ جیسا کہ ہمارے مرحوم بھائی عبدالکریم کو تو نے عطا فرمائی۔ ہماری زندگی اب تیرے پیارے مسیح کی خوشنودی کے سہارے ہے۔ تو اس کی دعاؤں کو دنیا و آخرت میں ہمارے لئے قبول فرما۔ اور ہمارے لئے بھی تو ایسا ہی خدا ہو۔ جیسا کہ اپنے مسیح کے لئے ہے

للہ ما اخذ وللہ ما اعطی وکل شیئٍ عندہ بمقدار

حضور کا عاجز خادم میر حامد شاہ۔ از سیالکوٹ

ریویو

عدم نجات مذہب پولوسی۔ اس نام کا ایک مختصر رسالہ آٹھ صفحہ کا شیخ اللہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام حال وارد دہلی نے تصنیف کر کے شائع کیا ہے۔ قیمت ۔ ہے اور قاسمی پریس دہلی سے مل سکتا ہے۔ یسوع کی پھانسی پر نجات کے سہارے کے بیہودہ خیال کی تردید خود اناجیل سے کی ہے دراصل یہ مذہب پولوس نے گھڑا تھا۔ ورنہ حضرت عیسیٰ کا یہ مذہب نہ تھا۔

کرشن اوتار۔ اس کتاب کا ریویو پہلے اخبار میں ہو چکا ہے اب عرب صاحب نے اسی کو دوبارہ چھپوایا ہے۔ قیمت ۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

لمعان الحق۔ مصنفہ شیخ عبدالحق صاحب بی اے۔ مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں مسلمانوں اور مسیحیوں کے خیالات کو نہایت عمدگی سے دکھلایا ہے۔ اپنے دلائل کو بائبل کے حوالجات سے خوب ثابت کیا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور اپنے شہر کے عیسائی صاحبان کو بھی دکھائیں۔ کتاب کی قیمت صرف ۔ ہے۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

صراط مستقیم تحفہ مالیر کوٹلہ۔ مصنفہ جناب صوفی صاحب عبدالرحمن حنفی المذاہب قادری ساکن حال مالیر کوٹلہ۔ اس رسالہ میں صوفی صاحب نے اپنے اور ایک مولوی کے درمیان مذہبی گفتگو کو عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ وفات مسیح ناصری کے اچھے دلائل پیش کئے ہیں۔ کتاب عمدہ کاغذ پر ۲۶ صفحہ میں چھپی ہے قیمت نہیں لکھی۔

خالق باری۔ ایسٹ اینڈ ویسٹ مصنفہ مولوی احمد الدین خان صاحب مرحوم۔ ترجمان دفتر صاحب کمانڈر انچیف جس کو بعد تصحیح و ترمیم محمد فضل حسین صاحب بسمل مرادآبادی نے اپنے مطبع افضل المطابع پریس مرادآباد میں چھپوا کر شائع کیا ہے اس کتاب میں انگریزی۔ اردو۔ ہندی۔ فارسی۔ عربی الفاظ کو خالق باری کے طرز پر اشعار میں عمدگی کے ساتھ درج کیا ہے۔ ہر انگریزی لفظ کے نیچے انگریزی حروف میں بھی اس لفظ کو لکھا ہے اور دیگر زبانوں کے الفاظ کے نیچے بھی بتلایا ہے۔ کہ یہ کس زبان کا لفظ ہے یہ کتاب ۴۶ صفحہ پر نہایت خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپی ہے اور قیمت صرف ۔ رکھی گئی ہے۔ بچوں کو پڑھانے کے واسطے عمدہ ہے بلکہ بڑے بھی پڑھیں۔ تو فائدہ سے خالی نہ رہیں گے۔ مثال کے طور پر ایک شعر ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں

ولیف زوجہ دخت دانر ما — مسقد
mother daughter wife

بہن ہمشیر سسٹر ابے — بلن
sister

بزم احباب

برادر احمد الدین صاحب ساکن چک اسکندر نے ایک کتاب کے طلب کرنے کے واسطے ۲ روپے کے ٹکٹ ارسال کئے تھے بیان ہو کے نکلے۔ آپ کو اطلاع دی گئی۔ اس پر آپ نے زائد ٹکٹ بھیج ایک لمبے خط کے ارسال فرمائے جس میں سے ایک دو سطر نقل کرتا ہوں جو دلچسپی سے خالی نہ ہوں گی۔ "ندامت بے نہایت حاصل ہوئی۔ اور ایک قسم کی مصیبت پیش آئی جس پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا نامناسب نہیں ۔ ۔ ۔ شفقت خاسرہ ہوا۔ رباعی

پس بگو ہم چون کسے نامہ کشادہ بگیان یک ٹکٹ در جائے قیاست
نام پاک تو محمد صادق است یا بندہ اندر گفتن این ہم صادق ما

حیدرآباد دکن سے برادر محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں: میں اپنے وطن میں ہوں۔ یہاں مخالفین کثرت سے شور کر رہے ہیں۔ بڑے مباحثے ہوتے ہیں تین صاحب تصدیق فرما ہیں۔ ۱- محمد عبدالعزیز صاحب موذنی (۲) محمد حسین صاحب بندہ (۳) محمد علی صاحب۔ سب لوگ ان کو مجبور اور تنگ کرتے ہیں۔ تاہم یہ لوگ حضرت اقدس پر کامل تصدیق فرما کر ثابت قدم ہیں۔

قصیدہ فارسی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ پس از عسرت بہ یسرت بار مے آید
بہار گل پس از ہر موسم پرخار مے آید
بنا این چنین افتاد قانون خدا ز اول
کہ بعد از ظلمت شب روز پرانوار مے آید
ہمین سنت پئے اسلام در عالم پدید آمد
کہ ہر دورش پئے نصرت کس از انصار مے آید
درین دور مبارک ہم پئے تائید و تجدیدش
یکے ناصر مسیحا از اُولُو الآثار مے آید
مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر این صد
ہمین است آنکہ ذکر ش پاک در اخبار مے آید
ہمین است آن بروز سید عالم محمد نام
ہمین مہدی لقب احمد مسیحا وار مے آید
چہ پنداری کہ این خوش مقدمش ایجان نہ بر وقت است
عفاک اللہ چنین فہمت بچہ پندار مے آید
بیا بنگر در احوال زمانہ غور کن بارے
بدل کاین مصلح عالم بچہ اطوار مے آید
زمانہ خواستش از بہر اصلاح فساد خود
مگر واقف نہ کاین جان زبہر کار مے آید
ہلاک اللہ مگو کافر کہ این سالار قوم آید
طبیب آسا شفیق عالم بیمار مے آید
مریخ اے بدگمان از پند این مامور یزدانی
کہ این ناصح چنانے راعب غمخوار مے آید
دلش بریان ز صد آتش پئے ایمان تو لیکن
عجب حالست اے نادان ز تو انکار مے آید
شہادت داد بر صدقش زمین و آسمان روشن
مہ و مہر منور ہم بصد اقرار مے آید
بترس اے ابلہ از انکار کن توبہ ز بدگوئی
کہ طاعون از پئے تخویف ہم انذار مے آید
بیا از بہر تائید است دین ہمت کن اے غافل
کہ از خدمات دین صد طالع بیدار مے آید
زمین و آسمان از بہر تائیدش کمر بستہ
مہ و مہر منور ہم بصد ایثار مے آید
ہزاران مژدہ و شادی ز بہر طالبان حق
کہ ماموری پئے تائید از دادار مے آید
چہ گویم وصف پاکش کز بیانم شان او عالیست
عجب دُرّ یتیم آن گوہر شہوار مے آید
دماغ کوچہ او صد شمیم آن گل رعنا
کہ بہر دیدان عارف عنادل وار مے آید
تنفر مے کند ہر بوم فطرت از جمالش پاک
ولیکن عاشق بیدل بچشم زار مے آید
نوید اے بلبل عالم کہ یک یار مے آید
نسیم مژدۂ گل از سوئے گلزار مے آید
بیا یکدم جلیس ہمدمان مے باش کز رحمت
پئے ایصال مہجوران صدائے یار مے آید
خوشا دور وصال یار و ایام چنین عشرت
چہ او مطلعائے خوش منظر پئے انظار مے آید
کجا شد آن دل مجروح و خستہ جان ز مہجوری
کہ بہر زخم آن خوش مرہم دیدار مے آید
مبارک صد مبارک باد طیران محبت را
کہ این اقبال و فیروزی پس از ادبار مے آید
بحمد اللہ درین سلک گہر شد روح قدسی را
چنان تائید کز روح القدس این کار مے آید
بغور دل نظر کن اندرین اے یار فرزانہ
کہ بادے نظم من چون سلک گوہر بار مے آید
برم این تحفۂ نادر برائے باب معنے کاین
عجب گل در نگاہ بد بشکل خار مے آید
بفضل اللہ کشود این غنچۂ امید اے طالب
مگر گوئی چہ خشبوئی ازین اشعار مے آید

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رمضان المبارک

چونکہ ماہ صیام کا مبارک مہینہ بہت قریب آگیا ہے اس واسطے رمضان کے متعلق چند باتون کا لکھنا فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ خواندہ احباب کو چاہیئے۔ کہ دیگر ناخواندہ دوستون کو بھی یہ باتین سنا دین

حکم واضح ہو۔ کہ ماہ رمضان مین روزے رکھنے کا حکم خود قرآن شریف مین درج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ اے مومنو۔ رمضان کے روزے تم پر فرض ہیں ایسا تم سے پہلوں پر بھی فرض تھے اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم متقی بن جاؤ گے۔ اور دوسری جگہ فرمایا
شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ۔ رمضان کا مہینہ جس کے حق مین قرآن شریف مین حکم نازل ہوتا ہے۔ وہ قرآن جو لوگون کے لئے موجب ہدایت ہے اور جس مین ہدایت کی کھلی دلیلین اور فیصلہ کن باتین درج ہین۔ تم مین سے جو کوئی یہ مہینہ پائے۔ چاہیئے کہ وہ روزے رکھے حدیث شریف مین بھی اس کے واسطے تاکید آئی ہے۔ لکھا ہے۔ کہ خدائے عز و جل نے فرمایا۔ کہ ابن آدم کا ہر ایک عمل اس کے اپنے واسطے ہے۔ مگر روزہ خاص میرے واسطے ہے۔ مین اس کا بدلہ دونگا

روحانی ضرورت روحانی ترقی مین روزے کا عمل ایک خاص اور بڑا ذریعہ ہے۔ ہر ایک مذہب مین روزہ پایا جاتا ہے۔ ہندو بھی برت رکھتے ہین۔ یہودی بھی روزہ رکھتے ہین۔ عیسائی کئی صدیون تک روزے کے پابند ہے اور اب بھی عیسائیون کا سب سے بڑا فرقہ یعنی رومن کیتھلک ہر سال چالیس دن کے روزے کا پابند ہے۔ ہندو مین بھی روزہ تھا۔ یہ ایک عاشقانہ عبادت ہے کہ انسان اپنے رب کی محبت مین کھانا پینا اور جماع کرنا سب ترک کرتا ہے اور اس سے بدیون کے چھوڑنے کی ایک عادت پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ عمدہ لذیذ کھانون کے موجود ہوتے جبکہ انسان خدا کی خاطر اس کو نہین کھاتا اور میٹھے ٹھنڈے شربت کے پاس ہوتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے پیاس کی برداشت کرتا ہے۔ اور گھر مین خوبصورت پیاری بیوی کے موجود ہوتے خدا کے ڈر سے پرہیز رکھتا ہے۔ تو اس مین بدیون سے بچنے اور نیکیون کے اختیار کرنے کی ایک اعلیٰ قوت پیدا ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ ایسے بندے پر راضی ہو کر اس کو نیکیون کی توفیق دیتا ہے۔

مسیح موعود کے روزے تمام انبیاء اپنی خاص عبادتون کے وقت مین روزے رکھتے رہے ہین۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے روزون کا ذکر اپنی سوانح مین کیا ہے۔ اس عبارت کو اصل الفاظ مین درج کیا جاتا ہے۔

"حضرت والد صاحب کے زمانہ مین ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجکو خواب مین دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ مین اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤن۔ سو مینے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا۔ کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس مین نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشستگاہ مین اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچون کو جن کو مین نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دے دیتا اور اس طرح تمام دن روزہ مین گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزون کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایسے روزون سے جو ایک وقت مین پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہون مجھے کچھ بھی تکلیف نہین۔ بہتر ہے۔ کہ کسی قدر کھانے کو

دیکھ کر ان سو میں اس زور سے کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہانتک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا۔ اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزے کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے۔ وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گذر چکے ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ اور ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ علیہ سلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا۔ کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنے وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا۔ اور دوسرا نور وہ تھا جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہوگئی۔ یہ روحانی امور ہیں۔ کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں۔ جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے۔ ایک اور فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا۔ کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کرسکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا۔ کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کسی حد تک فاقہ کشی میں ترقی کرسکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے۔ کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہوسکتا۔ لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنہوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں۔ اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہوگئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گذری۔ یا دوسرے امراض سل اور دق میں مبتلا ہوگئے۔ انسانوں کے دماغی قویٰ ایک طرز کے نہیں ہیں۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہیں۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہیں پڑسکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے۔ اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو۔ اور شریعت غراء اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ پس ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

دعا

اب میں رمضان شریف کے متعلق چند ضروری دعاؤں کو درج کرتا ہوں۔ پہلی رات کا چاند دیکھنے کے وقت یہ دعا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ - ھِلَالُ رُشْدٍ وَّخَیْرٍ

ترجمہ۔ یا اللہ اس چاند کا نکلنا ہمارے لئے امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ کر۔ اے چاند میرا رب بھی اللہ ہے۔ اور تیرا رب بھی اللہ ہے۔

روزہ کھولنے کیوقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ -

ترجمہ۔ یا اللہ تیرے ہی واسطے ہم نے روزہ رکھا اور تیرے دئے ہوئے رزق پر کھولا ہے۔ تو ہمارا روزہ قبول فرما۔ تحقیق تو سنتا ہے اور جانتا ہے۔ (باقی آئندہ)

گر ہمیں مکتب است و این ملا
کار طفلان تباہ خواہد شد

یوں تو ہر عقیدہ والا اپنے کو سچا اور اپنے مخالف کو جھوٹا بتاتا ہے۔ لیکن دراصل جو سچا ہوتا ہے۔ وہ راستبازوں اور حق پرستوں کی صفات و عادات کی روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور جو جھوٹا ہوتا ہے۔ وہ اپنے اقوال و افعال میں کاذبوں اور باطل پرستوں کا نمونہ دکھاتا ہے۔

جہاں تک ہم کو رفع جسم عنصری ماننے والے ملاؤں سے سابقہ پڑا۔ ہم نے کسی کو بھی صدق و راستی کے طریقہ پر نہیں پایا اور نہ تعصب و ہٹ دھرمی کی نجاست سے کسی کو پاک صاف دیکھا

بالفعل ملتین میں جو صاحب اپنی انتہائی قوت کے ساتھ ہماری مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ وہ مولوی علی رضا صاحب رام پوری ہیں۔ جو مدرسہ اسلامیہ ملتین کے اعلیٰ مدرس اور یہاں کے ملاؤں کے سرگروہ ہیں

ملاجی موصوف اس عقیدہ رفع جسم عنصری کے صرف طرفدار ہی نہیں ہیں بلکہ اس منحوس عقیدہ کو اسلام کا رکن اعظم بلکہ بجمیع الوجوہ عین ایمان و اسلام سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے جو شخص اگرچہ تمام ایمانی عقائد پر کامل یقین رکھتا ہوا اسلام کے تمام احکام کا اپنی طاقت پر پورا پابند ہو۔ لیکن اگر حضرت عیسیٰ کو زندہ مع الجسم پر ستے آسمان پر پہنچا ہوا نہ مانے تو اسکو ہمارے ملاجی کافر بلکہ اکفر بنا دیتے ہیں

ملاجی نے سب سے پہلے ایک لوگر افتوی کفر تیار کیا جس کا اثر صرف چند دیہاتی [illegible] تک محدود رہا۔ پھر ایک اور فتوی کفر دیوبند [illegible] سے شائع کیا جسکو اہل بصیرت نے ایسی ذلت کی نظر سے دیکھا ہے۔ کہ ملاجی کا دل ہی خوب جانتا ہوگا۔

ملاجی نے زیادہ تر اپنا زہر ایک غریب مسلمان مسمی زینت علی پر اوگلا۔ جو نہایت ہی سیدھا سادھا سچا مسلمان پنجگانہ نماز کا پابند اور تہجد گذار ہے۔ اور جسقدر ضروری باتیں ایک راستباز مومن میں چاہئیں۔ وہ سب اس میں موجود ہیں۔ لیکن ملاجی نے اس غریب مسلمان پر صرف اس وجہ سے کہ وہ وفات مسیح کا اعتقاد رکھتا ہے۔ کفر کا فتویٰ لگا کر اسکے تمام اہل برادری اور خویش و اقربا حتیٰ کہ اسکے بیٹے تک اسکا دشمن بنا دیا ہے اور اس بیچارہ کو سخت مصیبت میں پھنسا رکھا ہے۔

بہر حال ملاجی حجرہ کے اندر بیٹھے بیٹھے کفر تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ لیکن باوجود پر زور تحریکوں کے بھی جلسہ عام میں بالمقابلہ فیصلہ کرنے کیلئے کسیطرح نہیں آتے اور باطل پرستوں کا طریقہ جو اہل حق کو دکھ پہنچانے کا ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ اسی پر ہمارے ملاجی بھی قدم زن ہیں اور ایذا رسانی اور تکلیف دہی کو اپنی فتحیابی سمجھتے ہیں۔

ملاجی سے ہم بار بار درخواست کرتے ہیں۔ کہ ایک جلسہ میں قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰؑ کا جسم عنصری کے ساتھ چڑھتے آسمان پر جانا ثابت کر دیجئے ہم بلا تامل قبول کرینگے ورنہ ہم قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کردیں آپ تسلیم کر لیجئے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے ملاجی قرآن و حدیث کے مطابق فیصلہ کرنے سے گریز ہی نہیں کرتے بلکہ کتاب اللہ اور کلام رسول سے فیصلہ کرنیکو گمراہی و ضلالت بتلاتے ہیں۔ اب دانشمند لوگ خود خیال کرسکتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے کون منہ پھیرتا ہے اور بد نیتی کے قدم پر کون چل رہا ہے۔ مشتاق علی رودولوی مقیم حال ملتین دیکوں بازار

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپی ہوئی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۲/۱۲۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	ما عسہ	صہ	دسہ	صہ	ہے
نصف صفحہ	دسہ	دسہ	ہیسہ	مے	صہ
پورا کالم	عسہ	عسہ	عنہ	صہ	ہے
نصف کالم	عسہ	مسہ	معہ	للعہ	عا
ربع کالم	مسہ	مے	صہ	ہے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئیے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء - نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاکخانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو اطلاع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو ڈاک اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زرکثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہئیے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہئیے۔

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے۔ مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں درخواست رکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعۃ صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کریں ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے مفید علم میں ایسے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب ے ر
تفسیر سورۂ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نورالدینصاحب ۴ر
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ار
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر
اعلام الناس۔ " " " ۳ر
سواء السبیل۔ " " " ار
کشف الالتباس۔ " " " ار
الضاظ النائمین۔ " " " ار
موعظۂ حسنہ۔ " " " ۶ر
[illegible] " " " ۸ر
سیاستہ الناس۔ " " " ار
سر الشہادتین۔ " " " ار
الف والیا " " " ۲ر
قول النبی۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ار
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۲ر
السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵ر
روبائے صالحہ۔ ۲ر
وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲ر
الہامی دعا۔ رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ار
پنجابی کامن مستورات کے لئے ہے ار
نظم برائے مستورات ار
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی میں ہے اور اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ار
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لئے ہے ۲ر
سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو۔
تحفۃ المشتاقین پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرت اقدس کی تعریف میں ار
کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان میں ار
رسالہ فدک۔ شیعوں کے رد میں ۲ر
انباء الغیب۔ مولانا عبداللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ار
مجموعہ دعا۔ ۳ر
تعلیم القرآن ار
اسم اعظم ار
لکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۲ر
کرشن اوتار ہندی نظم ار
مسیح کی آمد ثانی۔ ۔ کامن احمدی ار
غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ھ۔ اس مبارک نام میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتوی ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔ ار

مطبع بدر میں میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا